اختر شیرانی

(1948—1905)

داؤدخاں نام، اختر تخلص، مشہور محقق حافظ محمود خاں شیرانی کے بیٹے تھے۔ ٹونک میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت لاہور میں ہوئی۔ یہاں ان کے والد اورینٹل کالج لاہور میں استاد تھے۔ اختر شیرانی نے لاہور کے کئی مشہور ادبی رسائل ''ہمایوں''، ''خیالستان''، ''شاہکار'' اور ''انتخاب'' میں ادارتی فرائض انجام دیے۔ عین جوانی میں انتقال ہوا۔

اختر شیرانی نے غزلیں بھی کہیں اور نظمیں بھی۔ لیکن وہ اپنی عشقیہ نظموں کے باعث زیادہ مشہور ہوئے۔ وہ حسن و عشق کے لطیف جذبات مترنم انداز میں اور عاشق کے واردات قلبی کو پُر اثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔ اسی لیے ان کے یہاں حسن پرستی اور سرمستی ہے۔ اختر کی رومانیت خواب و خیال سے زیادہ ہماری اپنی دھرتی اور اُس کے حسن کے ارد گرد گھومتی ہے اس لیے مانوس معلوم ہوتی ہے۔ اختر نے گیتوں کے علاوہ سانیٹ بھی لکھے۔ ان کی نظموں کا دوسرا موضوع حب الوطنی ہے۔ ان کی نظمیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی محبت اور وطن کی خاطر کسی بھی قربانی کے لیے تیار ہیں۔

''پھولوں کے گیت''، ''شعرستان''، ''صبحِ بہار''، ''نغمۂ حرم''، ''طیورِ آوارہ''، ''اختر ستان''، ''لالۂ طور''، شہہ رو'' اور ''شبستان'' ان کے شعری مجموعے ہیں۔

روگ کا راگ

انھیں جی سے میں کیسے بھلاؤں سکھی مرے جی کو آ کے لُبھا ہی گئے
مرے من میں درد بسا ہی گئے مجھے پریت کا روگ لگا ہی گئے

کیے میں نے ہزار جتن کہ بچا رہے پریت کی آگ سے من
مرے من میں اُبھار کے اپنی لگن وہ لگاؤ کی آگ لگا ہی گئے

بڑے سُکھ سے یہ بیتے تھے چودہ برس کبھی میں نے پیا نہ تھا پریم کا رس
مری آنکھوں کو شیام دِکھا کے درس میرے ہردے میں چاہ بسا ہی گئے

کبھی سپنوں کی چھاؤں میں سوئی نہ تھی کبھی بھول کے دُکھ سے میں روئی نہ تھی
مجھے پریم کے سپنے دکھا ہی گئے مجھے پریت کے دُکھ سے رُلا ہی گئے

رہے رات کی رات، سدھار گئے مجھے سپنا سمجھ کے بسار گئے
میں تھی ہار، گلے سے اُتار گئے میں دِیا تھی جسے وہ بُجھا ہی گئے

سکھی کوئلیں ساونی گائیں گی پھر نئی کلیاں بھی چھاؤنی چھائیں گی پھر
مرے چین کی راتیں نہ آئیں گی پھر جنھیں نین کے نیر مٹا ہی گئے

میرے جی میں تھی، بات چھُپائے رکھوں   سکھی چاہ کو من میں دبائے رکھوں
اُنھیں دیکھ کے آنسو جو آہی گئے   مری چاہ کا بھید وہ پا ہی گئے

(اختر شیرانی)

سوالات

1. من میں درد بسانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. گلے سے ہار اتارنے، اور دیا بجھانے کا کیا مفہوم ہے؟
3. من کی چھُپی ہوئی بات کس طرح ظاہر ہوگئی؟